باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں
میں اپنا مال فیکٹری والے کو دیدیتا ہوں، جس کی رقم مجھے 8 دن
بعد ملتی ہے۔ جبکہ مجھے نقد رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔
اب میں اس طرح کرتا ہوں کہ میرے پاس ایک بروکر آتا ہے
میں اس سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنا مال فی کلو 80 روپے کے حساب
سے فیکٹری والے کو بیچا ہے آپ مجھے اس مال کا 79 فی کلو کے حساب سے
نقد دیدے جب وہ فیکٹری والے رقم بھیجیں گے وہ آپ وصول کریں۔
شرعاً اس طرح کرنا درست ہے یا نہیں؟

حاجی محمد نعیم، وہاڑی

دار الافتاء
فتوی نمبر 01/1979

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے فیکٹری والے کے ساتھ آپ کا معاملہ درست ہے اور اس کے منافع بھی آپ کے لیے حلال ہیں، البتہ بروکر کے ساتھ آپ جو معاملہ طے کرتے ہیں وہ شرعا درست نہیں بلکہ ناجائز اور سود ہے۔شریعت کی روشنی میں سودی لین دین سخت گناہ اور حرام ہے۔اس پر قرآن کریم وحدیث میں بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

[البقرة: 275]

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

[البقرة278]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ

[آل عمران: 130]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافاً مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

چنانچہ ایک حدیث میں سود کھانے والے اور کھلانے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے لہذا آپ پر لازم ہے کہ صرف حلال ذرائع سے مال حاصل کرنے کی کوشش کریں،اور اس ناجائز معاملہ سے پرہیز کریں۔

صحیح البخاری: (881/2)کتاب اللباس ، باب من لعن المصور

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ <u>وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ</u> وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ

اس کی جائز متبادل صورت یہ ہو سکتی ہے کہ آپ اپنا مال پہلے بروکر کو بیچ دیں اور وہ آپ سے خرید کر اس پر اپنا قبضہ کرلیں اور (آپ کو رقم ادا کردے) پھر وہ خود یا آپ اس کی طرف سے وکالۃً آگے فیکٹری والے کو ادھار میں فروخت کردے، تو یہ درست ہے۔

البحرالرائق(140/7)کتاب الوکالۃ،صفۃ الوکالۃ

(قَوْلُهُ صَحَّ التَّوْكِيلُ) أَيْ تَفْوِيضُ التَّصَرُّفِ إلَى الْغَيْرِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

(جاری ہے...)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

وَالْإِجْمَاعِ قَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ أَصْحَابِ الْكَهْفِ { فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إلَى الْمَدِينَةِ } وَكَانَ الْبَعْثُ مِنْهُمْ بِطَرِيقِ الْوَكَالَةِ وَشَرْعُ مَنْ قَبْلَنَا شَرْعٌ لَنَا إذَا قَصَّهُ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ مِنْ غَيْرِ إنْكَارٍ وَلَمْ يَظْهَرْ نَسْخُهُ { وَوَكَّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ بِشِرَاءِ أُضْحِيَّتِهِ } وَانْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلَيْهِ وَهُوَ عَامٌّ وَخَاصٌّ فَالثَّانِي ظَاهِرٌ وَالْأَوَّلُ نَحْوُ أَنْ يَقُولَ : مَا صَنَعْت مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ أَنْت وَكِيلِي فِي كُلِّ شَيْءٍ جَائِزٌ أَمْرُك عَلَى مِلْكِ جَمِيعِ أَنْوَاعِ التَّصَرُّفَاتِ مِنْ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ وَالتَّقَاضِي وَغَيْرِ ذَلِكَ-

ردالمحتارعلی الدرالمختار(83/5)کتاب البیوع،مطلب:فی بیع الشرب

(قَوْلُهُ يَعْنِي صَحَّ ذَلِكَ) أَيْ التَّوْكِيلُ وَبَيْعُ الْوَكِيلِ وَشِرَاؤُهُ بَحْرٌ

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ محمد عارف عرفان عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

18/شعبان المعظم/1439ھ

5/مئی/2018ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/شعبان المعظم/1439ھ

۸/مئی/2018ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/شعبان المعظم/1439ھ

۷/مئی/2018ء

Scanned by CamScanner